

175666-نا فرمان موحدین کسی وقت عذاب قبر میں مبتلا ہو سکتے ہیں، جبکہ قبر کا بھیچنا سب کے لیے ہوگا۔

سوال

میں نے عذاب قبر اور قبر کے دباؤ کے متعلق کچھ جوابات کا مطالعہ کیا ہے کہ قبر مومن کو بھی بھیج دے گی، لیکن کچھ احادیث اس بات کے متضاد ہیں، مثلاً: مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جب بھی کسی شخص کے پاس قبر میں منکر اور نکیر فرشتے آکر ایمان کے متعلق سوالات پوچھتے ہیں، تو مومن ہونے کے صورت میں قبر ستر ہاتھ (ہر ہاتھ 6 انچ) وسیع اور روشن ہو جاتی ہے، پھر یہ بھی بتلایا جاتا ہے کہ مومن قیامت کے دن تک نئی نوپلی دہن کی طرح سو جاتا ہے، اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کا بدلہ دینے کے لیے بیدار فرمائے گا، جبکہ منافق کے لیے قبر کو حکم دیا جائے گا اور قبر اسے اتنا بھیج دے گی کہ اس کی پسلیاں آپس میں گڈمڈ ہو جائیں گی۔

پسندیدہ جواب

اول :

الحمد للہ عذاب قبر اور قبر کی نعمتوں کے متعلق ثابت شدہ نصوص میں کوئی تعارض نہیں ہے، سب ہی حق ہیں۔ چنانچہ مومن کے متعلق جن احادیث میں آتا ہے کہ مومن کے لیے قبر کو 70 ہاتھ لمبائی چوڑائی میں وسیع کر دیا جاتا ہے، اور قبر منور کر دی جاتی ہے، مومن سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ: "تم اس نئی نوپلی دہن کی طرح سو جاؤ جسے صرف وہی جگاتا ہے جو اسے سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے"، مومن کی قبر سرسبز کر دی جاتی ہے۔ جیسے کہ ترمذی: (1071) اور دیگر کتب حدیث میں یہ روایت موجود ہے، اس حدیث کو مشکاة المصابیح میں البانی نے حسن قرار دیا ہے۔ تو یہ احادیث ایسے کامل مومن کے بارے میں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت گزاری میں تاخیر نہیں کرتا تھا، اور نہ نافرمانی سے دور رہتا تھا، یا یہ مومن ان لوگوں میں شامل ہے جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے عذاب قبر اور قبر کے سوالات سے نجات لکھ دی ہے جیسے کہ شہدائے ان دونوں سے محفوظ رہیں گے۔

جبکہ کچھ مسلمانوں کے بارے میں عذاب قبر کا ذکر آتا ہے تو یہ نافرمان مسلمانوں کے بارے میں ہے جنہوں نے دنیا میں اچھے اور برے تمام کام کیے ہوں گے، تو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں قبر میں اور پھر قیامت کے دن جہنم میں بھی عذاب دے، جب ان کی سزا پوری ہو جائے گی اور گناہوں سے پاک ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی، جیسے کہ صحیح بخاری: (7047) میں سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں متعدد نافرمان موحدین کو عذاب ہونے کا ذکر ہے، مثلاً: فرض نماز پڑھنے کی بجائے سوتے رہنا، زنا، سود خوری، ایسا جھوٹ بولنے والا شخص جس کا جھوٹ دنیا کے کناروں تک پہنچ جائے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں :

"کچھ نافرمان لوگوں کو برزخی زندگی میں بھی عذاب دیا جائے گا۔" ختم شد

"فتح الباری" (445/12)

اسی طرح عذاب قبر ایسے شخص کو بھی ہوگا جو اپنے پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا ہوگا، اسی طرح لوگوں کی چغلی کرنے والے کو بھی عذاب ہوگا۔ اس حدیث کو امام بخاری: (216) اور مسلم: (292) نے روایت کیا ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"عذاب قبر دو قسم کے ہیں: دائمی عذاب۔ اس سے وہ عذاب مراد نہیں ہے جس کے متعلق بعض احادیث میں آتا ہے کہ دو نفوس کے درمیان جتنا وقفہ ہے اتنی دیر کے لیے عذاب میں

تختیفت کی جاتی ہے۔ جب یہ لوگ قبروں سے اٹھیں گے تو پکاریں گے: **(يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا)**۔ یعنی: ہائے ہماری تباہی! ہمیں ہماری قبروں سے کس نے اٹھا دیا!؟
اس عذاب کے دائمی ہونے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

(النَّارُ مُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا)۔

ترجمہ: صبح اور شام انہیں آگ پر پیش کیا جاتا ہے۔ [غافر: 46]

دوسری قسم: وقتی عذاب یہ ایک وقت تک ہوگا، پھر ختم ہو جائے گا، یہ عذاب ایسے کچھ نافرمانوں کو ہوگا جن کے جرائم قدرے ہلکی نوعیت کے ہوں گے چنانچہ انہیں ان کے جرم کے مطابق عذاب دیا جائے گا، پھر عذاب قبر ان سے ہٹا کر دیا جائے گا، بالکل ایسے ہی جیسے جہنم کا عذاب ایک وقت تک ہوگا اور پھر ختم ہو جائے گا۔ ایسا بھی ممکن ہے کہ عذاب کسی کی دعا، صدقے، استغفار یا حج کے ثواب کی وجہ سے ختم ہو جائے۔ "مختصر اٰختم شد
ماخوذ از: "الروح" (ص 89)

عذاب قبر کی چند صورتیں سوال نمبر: (8829) کے جواب میں مطالعہ کی جاسکتی ہیں۔

دوم:

ایک طرف نافرمانوں کو ہونے والے عذاب اور دوسری طرف اہل ایمان کو قبر کا دبوچنا اور فرشتوں کے سوالات کا سامنا: ان دونوں چیزوں میں فرق ہے: آخر الذکر چیز عذاب نہیں ہے۔
قبر کی ہوننا کی، خوف زدگی اور قبر کا بھینچنا سب کے لیے ہوگا، حتیٰ کہ اہل ایمان میں سے نیک لوگ بھی اس کا سامنا کریں گے۔

لیکن وہ چیز جسے واقعی عذاب کہتے ہیں، جس کی طرف ہم نے جواب کے پہلے پیرا گراف میں اشارہ بھی کیا ہے تو یہ کسی خاص گناہ کی وجہ سے ہوگا، یہ ہر ایک کو نہیں ہوگا۔

علامہ سیوطی رحمہ اللہ سنن نسائی پر اپنے حاشیے (4/103) میں لکھتے ہیں:

"علامہ نسفی کا کہنا ہے کہ: فرمانبردار مومن کو عذاب قبر نہیں ہوگا، اسے قبر کے دباؤ کا سامنا کرنا پڑے گا۔" ختم شد

اس بات کی مزید وضاحت مسند احمد: (23762) کی روایت سے بھی ہوتی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں کہ: (یقیناً قبر دباتی ہے، اگر قبر کے دباؤ سے کوئی بچنے والا ہوتا تو اس سے سعد بن معاذ بچ جاتے۔) اس حدیث کو البانی نے سلسلہ صحیحہ: (1695) میں صحیح قرار دیا ہے۔

قبر کے دباؤ کا سامنا میت کو قبر میں سب سے پہلے کرنا پڑتا ہے جب اسے قبر میں رکھا جاتا ہے۔ قبر کا دباؤ یہ عذاب قبر نہیں ہے جو نافرمان مسلمانوں کو ہوگا۔ اس کے عذاب قبر نہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو بھی قبر نے دبا یا تھا، حالانکہ آپ کی وفات پر تور حمن کا عرش کانپ گیا تھا، جیسے کہ صحیح بخاری: (3803) اور مسلم: (2466) میں یہ چیز ثابت ہے۔

اس حوالے سے مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (71175) کا جواب ملاحظہ کریں۔

سوم:

سائل نے سوال میں ذکر کیا ہے کہ: "قبر ستر ہاتھ (ہر ہاتھ 6 انچ) وسیع ہو جاتی ہے" یہ بات بے بنیاد ہے اس کی کوئی دلیل نہیں ہے؛ کیونکہ برزخی زندگی غیب سے تعلق رکھتی ہے اور ہمارا غیب پر بھی ایمان ہے، ہم برزخی زندگی کے معاملات کو دنیاوی اصولوں کے مطابق نہیں ماب سکتے، تو ہمارا ایمان ہے کہ مومن کے لیے قبر کو ستر ہاتھ وسیع کر دیا جاتا ہے لیکن ہم اس ہاتھ

کی مقدار کے بارے میں بات نہیں کریں گے؛ کیونکہ اس کا تعلق غیب سے ہے۔ اس کی دلیل سیدنا براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جسے امام احمد: (18063) نے روایت کیا ہے، اس روایت میں قبر کی وسعت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا: (اور اس کے لیے قبر کو تا حد نگاہ وسیع کر دیا جاتا ہے۔) اس حدیث کو البانی نے صحیح الجامع: (1676) میں صحیح قرار دیا ہے۔

واللہ اعلم